ماڈیول نمبر3   سبق نمبر 23 : زندگی جیسی توقع تھی نہیں کچھ کم ہے

سبق نمبر	سبق کا نام	زبان کی مہارتیں				زندگی کی مہارتیں
		سننا/ بولنا	پڑھنا	لکھنا	اصناف/ قواعد/ صنائع بدائع/ اسلوب	سرگرمیاں/ عملی کام
23	زندگی جیسی توقع تھی نہیں کچھ کم ہے (غزل : شہریار)	• نئے الفاظ اور محاروں کو اپنی گفتگو میں استعمال کرنا • اشعار کو یاد کرنا	• غزل کے اشعار کو موزونیت کے ساتھ پڑھنا	• اشعار کی تشریح اور سوالات کے جوابات لکھنا	• شہریار • غنائیت	• غزل سرائی • بیت بازی

شاعر کے بارے میں

- شہریار کا نام کنور اخلاق محمد خاں ہے۔ وہ 1936 میں بریلی میں پیدا ہوئے۔ علی گڑھ سے ایم۔اے کیا اور وہیں 1966 میں شعبۂ اردو میں لیکچرار ہوگئے۔1923 میں ریڈر اور 1987 میں پروفیسر ہوئے۔ جون1996 میں شعبۂ اردو کے صدر کی حیثیت سے سبکدوش ہوئے۔
- شہریار کے کلام میں اپنے عہد کے مسائل کی عکاسی نظر آتی ہے۔ رات، نیند، خواب، دریا سمندر پیاس وغیرہ ان کی شاعری کی بنیادی علامتیں ہیں۔
- شہریار کی علمی وادبی خدمات کے اعتراف میں 2010 میں انھیں گیان پیٹھ ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔

اشعار کا مفہوم

- زندگی جیسی توقع تھی نہیں کچھ کم ہے
  ہر گھڑی ہوتا ہے احساس کہیں کچھ کم ہے

انسان کسی حال میں خوش نہیں رہتا۔ اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم نے زندگی سے جو امیدیں وابستہ کی تھیں وہ پوری نہ ہو سکیں۔ چنانچہ ہر وقت یہ احساس ہوتا ہے کہ زندگی میں کچھ نہ کچھ کمی باقی ہے۔ یعنی انسان کی ہر خواہش اور تمنا پوری نہیں ہوتی اور کسی نہ کسی کمی کا احساس ہر وقت ہوتا رہتا ہے۔

- گھر کی تعمیر تصور میں ہی ہوسکتی ہے
  اپنے نقشے کے مطابق یہ زمیں کچھ کم ہے

اس شعر میں انسان کی تمناؤں کے ادھورا رہ جانے کے احساس کو نظم کیا ہے کہ جو کچھ ہمارے پاس موجود ہے، وہ ہمارے خوابوں کے مطابق نہیں ہے بلکہ کم ہے۔ گھر کا نقشہ ہماری خواہشوں اور تمناؤں کے مطابق ہے اور زمین کم ہے۔ چنانچہ ہم اپنی مرضی کے مطابق گھر کی تعمیر کے بھی اہل نہیں ہیں۔

- بچھڑے لوگوں سے ملاقات کبھی پھر ہوگی
  دل میں امید تو کافی ہے، یقین کچھ کم ہے

شاعر بچھڑے ہوئے لوگوں سے ملاقات کے لیے امید کرتا ہے مگر اس کو یقین نہیں ہے کہ بچھڑے ہوئے لوگوں سے مل بھی سکے گا یا نہیں۔

- اب جدھر دیکھیے لگتا ہے کہ اس دنیا میں

کہیں کچھ چیز زیادہ ہے کہیں کچھ کم ہے

شاعر موجودہ دنیا کے نظام سے غیر اطمینانی کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ کہیں کوئی چیز مکمل نہیں ہے۔ ناانصافی و نابرابری کے اس احساس سے شاعر بے چین نظر آتا ہے۔

- آج بھی ہے تیری دوری ہی اداسی کا سبب

یہ الگ بات کہ پہلی سی نہیں کچھ کم ہے

شاعر محبوب سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ آج بھی میں تیرے ہجر کی وجہ سے اُداس ہوں، لیکن اس اُداسی میں وہ شدت نہیں جیسی پہلے تھی کہ اب حالات اور وقت بدلنے کے ساتھ ساتھ تیری یادوں کا احساس دھندلا ہو گیا ہے اور اب تیری یاد ذرا کم آتی ہے۔

خاص باتیں

- یہ غزل شہر یار کی نمائندہ غزل ہے۔ عام فہم اور سلیس الفاظ کے ساتھ ساتھ غزل کی پوری فضا اور زبان و بیان نے اس غزل کو سہل ممتنع کی مثال بنا دیا ہے۔
- یہ غزل غنائیت (نغمگی) سے بھرپور ہے۔
- شہر یار آپ بیتی کو جگ بیتی بنا کر پیش کرنے میں قدرت رکھتے ہیں۔
- شہر یار جذبات کے اظہار میں فطری اصولوں اور گرد و پیش کے اثرات کا پورا لحاظ رکھتے ہیں۔

غور کرنے کی باتیں

- دوسرے شعر میں گھر کا استعمال استعاراتی طور پر ہوا ہے۔
- تیسرے شعر میں لفظ ''پھر'' نے شعر کی معنویت کو ایک خاص وسعت اور گہرائی سے ہمکنار کیا ہے۔
- چوتھے شعر کا دوسرا مصرعہ بہت اہم ہے۔ کچھ زیادہ اور کچھ کم کے متضاد پیکروں نے شعر کی تاثیر اور معنویت میں اضافہ کر دیا ہے۔

سمجھنے کی باتیں

- جس غزل میں سادہ، عام فہم اور آسان زبان استعمال کی جائے، اسے سہل ممتنع کی غزل کہتے ہیں۔ شہر یار کی یہ غزل سہل ممتنع کی بھی مثال ہے۔ شاعر نے عام فہم استعاروں کا استعمال کیا ہے۔
- ان اشعار میں معمولی اور عام الفاظ کا استعمال غیر معمولی طور پر کیا گیا ہے۔ چنانچہ تیسرے شعر میں ''پھر'' اور ''کبھی'' معنوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔ ایسی صورت حال دوسرے اشعار میں بھی ہے۔

اپنی جانچ آپ کیجیے:

1۔ متن پر مبنی سوال

صحیح جواب کے سامنے '' ✓ '' کا نشان لگائیے۔

1۔ اس غزل کی ردیف ہے:

(a) زندگی

(b) کچھ کم ہے

(c) یقیناً کچھ کم ہے

2۔ گھر کی تعمیر اس لیے ممکن نہیں کہ:

(a) اس کا نقشہ ذہن میں صاف نہیں ہے

(b) دنیا کے حالات اس کی تکمیل اور تعمیر کے لیے موزوں اور سازگار نہیں

(c) زمین کم ہے، نقشہ زیادہ بڑی زمین کا مطالبہ کرتا ہے

3۔ اس غزل میں آپ کو کون سا شعر سب سے اچھا لگا؟ اس کی تشریح اپنے الفاظ میں کیجیے۔